قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند دس روپے
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند تیرہ روپے

نمبر ۱۱۴ | مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۸ ذیقعد سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۳۔ مارچ بوقت ۵۔ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بند نزلہ اور حرارت کی شکائت ہے۔ نیز صبح کے وقت روزانہ پیٹ میں درد اور اسہال کی شکائت ہو جاتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب دہلی سے واپس تشریف لے آئے ہیں

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے لئے سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے تمام جماعتیں اپنی سالانہ تبلیغی کارروائی کی رپورٹ ۵ اپریل تک بھیجکر ممنون فرمائیں

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ہندوؤں کی مخالفت کو دیکھ کر تبلیغ پر زور دینے کے لئے ۲۵ سے ۳۱ مارچ تک تبلیغی ہفتہ منانے کا انتظام کیا ہے۔ اس کے لئے جناب شیخ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نظارت کی طرف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کی یاد سے کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہئیے

(فرمودہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

ور نماز کیا ہے۔ یہی کہ اپنے عجز نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ اور اُسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا۔ اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا۔ کہ تو ایسا ہے۔ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اُس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اُس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں۔ وہ دین ہی کیا ہے انسان ہر وقت محتاج ہے۔ کہ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے۔ اور اس کے فضل کا اُسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے۔ کہ ہم تیرے ہو جائیں۔ اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا کی محبت۔ اُسی کا خوف۔ اُسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے۔ اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا۔ پینا۔ اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ہے۔ کہ اذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون۔ یعنی اے میرے بندو۔ تم مجھے یاد کیا کرو۔ اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ تمہارا خیال رکھونگا۔ اور میرا شکر کیا کرو میرے انعامات کی قدر کیا کرو۔ اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم

اسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

افغانستان میں جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کو سزا

کابل سے ۱۸۔مارچ کی ایک اطلاع منظر ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے تین اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جو ولایت جنوبی اور مزار شریف کے متعلق جھوٹی خبریں پھیلا رہے تھے۔ بطور سزا انہیں تمام ملک میں پیادہ پا پھیرایا جا رہا ہے۔ تا وہ اپنی زبان سے اپنی شائع کردہ افواہوں کی تردید کر سکیں۔ ان کے گلوں میں تختیاں لگادی گئی ہیں۔ جن پر ان کے جرم کی نوعیت تحریر ہے ✣

جامعہ اسلامیہ قدس

قدس میں جامعہ اسلامیہ کے قیام کی جو تجویز مؤتمر اسلامی نے منظور کی تھی اس کے لئے متعدد نقشے تیار کرائے گئے تھے۔ جن میں سے مجلس اعلےٰ نے مصر کے مشہور انجینئر استاد ابراہیم فوزی کا نقشہ پسند کیا ہے۔

حرم نبوی کی مرمت

وزیر اوقاف مصر کے حکم کے ماتحت ایک مصری انجینئر سعودی قلعی حجاز روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ حرم نبوی کی اصلاح و مرمت کے مصارف کا اندازہ کریں ✣

شیخ سنوسی کا انتقال

قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جنگ طرابلس کے مشہور قائد شیخ سنوسی پر کہ معظمہ میں فالج کا حملہ ہوا۔ جس سے چند روز بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئے۔ آپ قریباً دس سال تک اٹلی کے ساتھ جنگ کرتے رہے ہیں ✣

عسیر کی شورش کا خاتمہ

امیر حسن ادریسی اور عبدالوہاب ادریسی جو شورش عسیر کے براہ راست بانی تھے۔ بھاگ کر امام یحییٰ کی مملکت میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔ حکومت سعودیہ نے والیٔ یمن سے بذریعہ تاران کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ لیکن امام یحییٰ نے ان کے لئے معافی کی سفارش کی۔ چنانچہ سلطان ابن سعود نے انہیں اطلاع دی ہے کہ آپ کی خاطر ان کو اور ان کے ساتھیوں کو معاف کیا جاتا ہے

بشرطیکہ نے الفورا اپنے ملک کو واپس آ جائیں۔ اور وہاں امن و امان سے رہیں ✣

افغانستان میں جدید فوجی کالج

حکومت افغانستان نے بالاحصار کے مقام پر جو اس لحاظ سے ایک تاریخی جگہ ہے۔ کہ وہاں انگریزی افواج کو افغانوں نے شکست دی تھی۔ ایک جدید فوجی کالج قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کی تعمیر کے لئے آئندہ بجٹ میں ایک خطیر رقم منظور کی گئی ہے ✣

عراق کے پٹرول میں ترکی کا حصہ

معاہدہ لوزان کے رو سے عراق کے پٹرول میں ترکی کا بھی ایک حصہ مقرر کیا گیا تھا۔ چنانچہ حکومت عراق نے ترکی سفیر متعین بغداد کو اس حصہ کی قیمت کے طور پر ۴۰ ہزار ترکی پونڈ دے دیا ہے ✣

احمدی مبلغین انگلستان کا ذکر اخبارات میں

سول اینڈ ملٹری گزٹ (۲۰ مارچ) لکھتا ہے۔ کہ ہمیں ہندوستان میں لنڈن مسلم مشن کے کام سے ہمیشہ بہت دلچسپی رہی ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے پٹنی میں واقعہ عظیم الشان مسجد تبلیغ اسلام کا مرکز بنی ہوئی ہے جس کی اہمیت کا یہ ایک بین ثبوت ہے۔ کہ اس کے موجودہ امام خانصاحب مولانا فرزند علی صاحب کی روانگی اور ان کے بعد مقرر ہونے والے امام مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے وہاں پہنچنے کی خبر رویٹر نے ایک خاص کیبل گرام کے ذریعہ دی ہے۔ اگرچہ مولانا فرزند علی صاحب سے ہمیں ذاتی طور پر واقفیت حاصل نہیں ہے۔ لیکن وُہ لوگ جو ان کی امامت کے زمانہ میں مسجد پٹنی میں گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ آپ ایک عالم اور متقی انسان ہیں۔ اور یہ تو مشہور عام بات ہے۔ کہ انہوں نے اپنا اثر و رسوخ اس جماعت کے دوسرے مبلغین کی طرح جس کے ساتھ ان کا تعلق ہے ہمیشہ صحیح طور پر استعمال کیا ہے۔ آپ ان مسلمان نوجوانوں کو جو انگلینڈ میں زیر تعلیم ہیں۔ ان خطرناک اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے جو زبان زد خلائق ہیں۔ ہمیشہ کوشاں رہے ہیں۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد جوان کی جگہ گئے ہیں پنجاب میں ایک مشہور ہستی ہے۔ اور ان کی اعلےٰ خدمات کا اعتراف انہی کالموں میں تھوڑا ہی عرصہ ہوا کیا جا چکا ہے ✣

مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے متعلق اعلان

قابل توجہ امراء و سکرٹریان جماعت احمدیہ

مجلس مشاورت کا اجلاس جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۱۴۔۱۵۔۱۶۔اپریل کو ہو گا۔ اس وقت تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی اطلاع دفتر میں پہنچی ہے حالانکہ جماعتوں کی تعداد پانچسو کے قریب ہے۔ باقی جماعتیں خاص توجہ فرمائیں۔ اور نمائندگان جلد اطلاع دیں۔ جملہ انجمن ہائے احمدیہ و رجسٹرڈ لجنات اماء اللہ کو ایجنڈا معہ بجٹ ۱۵۔مارچ کو بھجوایا گیا ہے۔ جس جماعت یا رجسٹرڈ لجنہ کو نہ پہنچا ہو۔ وُہ اطلاع دے۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

بہاولپور کا مقدمہ تنسیخ نکاح

۱۴۔مارچ کو ۱۰ بجے صبح کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے اپنا بیان لکھوانا شروع کیا۔ دو بجے کے قریب فریق مخالف نے ستری عبدالکریم مرتد کا مختار نامہ داخل کیا۔ ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ دوسرے دن کارروائی عدالت شروع ہونے سے قبل جج صاحب نے ہمیں اطلاع دی۔ کہ اس کا مختار نامہ منظور نہیں کیا گیا۔ لیکن ۱۲ بجے جس وقت کہ مولوی صاحب یہ بات پیش کر رہے تھے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی کی وجہ سے ہم پر فتوے کفر نہیں لگایا جا سکتا۔ اور مفسرین ایسی باتوں کے قائل ہیں۔ جن کا ذکر کہیں قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں نہیں ہے اس پر عبدالکریم مرتد اٹھ کر جج سے مخاطب ہونے لگا۔ عدالت کو توجہ دلائی گئی۔ عبدالکریم باقی مولویوں محمد حسین کولوتا رڑوی۔ اور ابوالوفا شاہجہانپوری وغیرہ کو ساتھ لے کر کمرہ عدالت سے باہر نکل گیا۔ جج صاحب نے ایک دفعہ اردلی کو اور دوسری دفعہ سب انسپکٹر پولیس کو ان کے بلانے کے لئے بھیجا۔ لیکن وُہ نہ آئے۔ اس پر جج صاحب نے مدعی کو بلا کر گواہی لکھنا شروع کی لیکن بعد میں فریق مخالف نے کہا۔ کہ کل گواہی ہو۔ کیونکہ کل ہم اپنے مختار لائیں گے۔ اس پر جج صاحب نے فیصلہ کیا کہ کل آپ آ جائیں۔

۱۶۔مارچ عدالت میں گواہی بدستور ہوتی۔ مدعی الٰہی بخش بھی موجود تھا۔ اس کا کوئی مولوی مختار نہ تھا۔ ۱۸۔مارچ ۱۰ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ اور جج صاحب کے کہنے کے مطابق تحریری گواہ [illegible] عدالت میں داخل کر دی گئی۔ اور [illegible] کو سنادی گئی۔ ۱۹۔ کو گیارہ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ اور مزید تحریری گواہی عدالت میں داخل کر دی گئی۔ ۲۰۔مارچ کو بیان ختم ہوا ✣ (نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حضرت کرشن علیہ السلام کی توہین کا بے بنیاد الزام

مخالفین کے اوچھے ہتھیار

انبیاء اور مامورین الٰہی کے مخالفین کا ہمیشہ سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے۔ کہ جب وہ ان کے مقابلہ میں اپنی ناکامی کو نمایاں طور پر دیکھتے ہیں۔ تو انہیں بدنام کرنے اور لوگوں کو ان سے برگشتہ کرنے کے لئے طرح طرح کے اتہامات اور الزامات ان پر لگاتے اور صدہا قسم کی بہتان طرازیوں سے کام لینے لگ جاتے ہیں جب معقولیت اور دلائل کے ساتھ ان کے مقابلہ سے عاجز آجاتے ہیں۔ تو افترا پردازی اور الزام تراشی کے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔

مخالفین احمدیت

یہی حال اس وقت مخالفین احمدیت کا ہے۔ ہمارے مقابل میں ان دنوں منکرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے خواہ وہ مسلم کہلاتے ہوں یا غیر مسلم۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے خلاف جس قدر شور و شر بپا کرتے اور جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اس کی بعض امثلہ "زمیندار" سے بعض گزشتہ نمبروں میں پیش ناظرین کرام کی جا چکی ہیں۔ اور اسی سلسلہ میں آج ہندو اخبارات کی بعض باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف شانیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں مخلوق الٰہی کی رہبری اور گم کردگان راہ ہدایت کی راہنمائی کی غرض سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے گئے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے ہر قوم اور ہر امت کی اصلاح کی استعدادیں عطا کرتے ہوئے مختلف انبیاءؑ کی شانوں کا مظہر قرار دیا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ زبردست نشانات کے ساتھ آپ کے اس بلند مقام اور عالی رتبہ کا اظہار بھی فرمایا۔

کرشن ہونے کا دعوےٰ

چنانچہ آپ نے اپنے اس مقام کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور اس عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں۔ کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے۔ اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۲)

جماعت احمدیہ کی ایک کوتاہی اور اس کا ازالہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ ایک بہت بڑی کوتاہی تھی۔ کہ اس نے آج تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس شان کو پورے زور کے ساتھ ہندو قوم کے سامنے پیش نہیں کیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دور رس نگاہ نے اس کوتاہی کو بھانپ کر اس کے ازالہ کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر جب سال میں دو یوم التبلیغ مقرر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ تو ایک ہندوؤں کے لئے مخصوص کر دیا۔ چنانچہ ۵ مارچ کو جماعت احمدیہ نے اپنے مقدس امام کے ارشاد کی تعمیل میں اس دیرینہ کوتاہی کا پورا پورا ازالہ کرنے کی سعی کی۔ اور اہل ہنود کے سامنے پوری پوری سرگرمی اور دلی جوش کے ساتھ حضور علیہ السلام کے اس منصب کو ظاہر کیا۔

آریہ اخبارات کی نامناسب روش

چونکہ ہندوؤں کے پاس اس دعوے کی تردید میں جو ان کی کتب مقدسہ میں مندرج پیشگوئیوں کے عین مطابق تھا۔ کوئی معقول اور وزنی بات نہ تھی۔ اور اہل حق و انصاف لوگوں کا اس سے متاثر ہونا لازمی تھا۔ اس لئے آریہ اخبارات نے بجائے اس کے کہ اس نظریہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرتے جو ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک رنگ میں مفید ہو سکتا تھا۔ اپنی قوم کو طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

اخبار "ملاپ" کی ایک تحریر

چنانچہ آریہ اخبار ملاپ نے اسکے متعلق "قادیانیوں کا ہندوؤں کے خلاف پروپیگنڈا" کا عنوان دیتے ہوئے لکھا۔ کہ "خلیفہ قادیان کی طرف سے بازاروں میں ایک پوسٹر چسپاں ہے جس میں یہ درج ہے۔ کہ خلیفہ قادیان کرشن کا اوتار ہیں۔ اور ان میں وہی صفات پائی جاتی ہیں۔ جو بھگوان میں موجود تھیں۔ اس پوسٹر سے ہندوؤں میں سخت بے چینی پھیل رہی ہے" (۸۔ مارچ ۳۳ء)

اس تحریر کا ایک ایک لفظ اس بات کا اظہار کر رہا ہے۔ کہ اس کے لکھنے والے نے بات کی تہ کو پہونچے بغیر جو ایک بااصول اخبار نویس کا خاصہ ہونا چاہیئے۔ اپنی قوم کو ہماری طرف سے متنفر کرنے کے لئے کوشش شروع کر دی ہے۔ اور اس بات کو معلوم کرنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کی۔ کہ یہ دعوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا۔

"آریہ ویر" کا غیر منصفانہ بیان

اسی طرح "آریہ ویر" نے لکھا:-

"مردہ ہیں ہندو۔ جو اس قسم کی دل آزاری کو برداشت کر لیتے ہیں۔ اگر ان میں جان ہوتی۔ تو جس وقت مرزا نے کرشن ہونے کا بیہودہ دعوےٰ کیا تھا۔ اس وقت اس کا دماغ ٹھیک کر دیتے یا اب بھی ابو البشیر جیسے لوگوں کو آٹے دال کا بھاؤ کا پتہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کی کمزوری کے باعث ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو کرشن بننے اور بنانے کی جرأت ہو رہی ہے" (۱۴-۲۲ مارچ)

"گوردھن" کا نامناسب مضمون

اسی طرح اخبار گوردھن سیالکوٹ نے ایک خاص ضمیمہ نکالا جس میں اسے "چوبیس کروڑ ہندوؤں کی مذہبی دل آزاری" سے تعبیر کیا۔ اور اس بات پر شکوہ کیا۔ کہ گورنمنٹ انڈیا۔ گورنمنٹ پنجاب اور لوکل حکام نے کیوں ابھی تک نوٹس نہیں لیا؟" اور "ہندو

اخبارات کے ایڈیٹروں، سناتن دھرم سبھاؤں۔ ہندو سبھاؤں سے پرارتھنا کی۔ کہ "وہ اس بھگوان کرشن کی توہین کرنے والے کی قلعی کھولیں"۔ پھر سیالکوٹ کے ہندوؤں نے جن میں بعض تعلیم یافتہ لوگ بھی تھے۔ ایک جلسہ کر کے اسے بھگوان کرشن کی توہین قرار دے کر بہت کچھ واویلا کیا ؂

مضحکہ خیز نظریہ

گویا ان لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کرشن ہونے کا دعوٰے حضرت کرشن علیہ السلام کی ہتک۔ اور توہین ہے جس سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ لیکن جو شخص تعصب اور ناحق ضد سے خالی ہو کر اس بات پر غور کریگا اسے اس نظریہ کی مضحکہ خیزی صاف نظر آجائے گی۔ کیا کسی شخص کا مثیل اور اس کی صفات سے متصف ہونے کا دعوٰے کرنے والے کا مقصد یہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی ہتک کرے جس کا وہ مثیل ہونے کا مدعی ہے ؂

توہین نہیں بلکہ عزت افزائی

ہم اپنے آریہ دوستوں سے جو خواہ مخواہ اس قسم کی غلط فہمی پھیلا رہے ہیں۔ یہ عرض کریں گے۔ کہ وہ ذرا انصاف سے کام لیتے ہوئے غور کریں۔ کہ اس سے توہین کا پہلو کس طرح نکل سکتا ہے۔ بلکہ اگر غور کریں۔ تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعوٰے کر کے حضرت کرشن پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے ؂

ہندوؤں کی طرف سے توہین

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ کی آمد سے قبل مسلمانوں کے اندر تو درکنار خود ہندوؤں میں ان کے لئے کوئی حقیقی عزت و توقیر قائم نہ تھی۔ ہندوؤں کے ہاں ان کے متعلق اس قسم کے افسانے مشہور تھے۔ جو ایک رشی۔ اوتار اور نبی کے لئے تو کجا۔ ایک شریف انسان کے لئے بھی باعث صد ننگ و عار ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن ہونے کے دعوٰے کو حضرت کرشن علیہ السلام کی توہین قرار دینے والے بتا سکتے ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعوٰے سے آپ کی توہین ہوتی ہے ؂ یا یہ کہنے سے کہ آپ نامحرم عورتوں کے جب وہ ننگی نہا رہی ہوتیں۔ کپڑے اٹھا کر لے جاتے تھے۔ اور مکھن چرا لیا کرتے تھے۔ اور یہ وہ خصائل تھے۔ جو ہندو اور بھگوان کرشن کے عقیدت مند آپ سے منسوب کرتے تھے ؂

مسلمانوں کا ہتک آمیز عقیدہ

پھر عام مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ چنانچہ اس وقت جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر غیر احمدی مسلمانوں کا ایک طبقہ بھی حضرت کرشن کو نبی تسلیم کرنے لگ گیا ہے مسلمان عام طور پر انہیں مشرک اور کافر یقین کرتے ہیں۔ چنانچہ ہماری طرف سے ان کی صحیح پوزیشن کے اظہار اور ان کی طرف مکھن کی چوری وغیرہ الزامات منسوب کرنے کے خلاف احتجاج پر حال ہی میں ایک مسلم اخبار" جریدہ" بہت ہی جز بز ہو کر" انما المشرکون نجس" کے عنوان سے لکھ چکا ہے۔ کہ

"قادیانی حضرات قرآن کریم کے اس حکم کی صریحاً مخالفت کرتے ہوئے کرشن کو علیہ السلام لکھ رہے ہیں"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل تو عام طور پر مسلمان اسی عقیدہ پر قائم تھے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں جبکہ حضرت کرشن علیہ السلام کی پوزیشن ان کے معتقدین اور منکرین دونوں کے نزدیک اس قدر مجروح ہو رہی تھی۔ آپ کا اپنے کو کرشن ظاہر کرنا آپ کے لئے کسی قدر و منزلت۔ یا بلندئ مرتبت کا باعث نہ ہو سکتا تھا۔ بلکہ یہ دعوٰے ایک طرح اپنے کو لوگوں کی نظروں میں گرانے کے مترادف تھا۔ اور آپ کے لئے یہ ایک قربانی تھی۔ جو آپ نے محض اس لئے کی۔ کہ خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ پر جو عیوب لگائے جاتے ہیں۔ ان کی تردید کریں۔ اور اس طرح آپ نے لکھوکھا انسانوں کے قلوب کے اندر یہ بات راسخ کر دی۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے ایک برگزیدہ بندے اور اپنے وقت کے نبی تھے۔ اور بجائے اس کے کہ آپ سے عقیدت رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس احسان کو مانتے۔ اور اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے۔ اُلٹا اس دعوٰے کو آپ کے خلاف اپنی قوم کو بھڑکانے کے لئے بطور آلہ استعمال کرنا نہایت شرمناک فعل ہے۔ اور حد درجہ کی احسان فراموشی ؂

ہندو بھائی غور کریں

ہندو دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ہمارے پیش کردہ حقائق کو پیش نظر رکھ کر اس مسئلہ پر غور کریں جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ چند ایک خود غرض اخبارات جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہ حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت کرشن علیہ السلام کی قطعاً کوئی توہین نہیں کی بلکہ آپ کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کر کے آپ کی عزت کو دنیا میں قائم کیا ہے ؂

جماعت احمدیہ سے

اس موقعہ پر ہم احباب جماعت سے بھی یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس حرکت سے جو لوم التبلیغ کے طفیل ہندوؤں میں پیدا ہو چکی ہے۔ کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ اور ان میں تبلیغ کو برابر جاری رکھیں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے ایک خطبہ میں بیان فرما چکے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کرشن قرار دیا۔ اور اس کی روحانی استعدادیں آپ کو عطا کیں۔ لیکن اس کے مادی پہلو کے لحاظ سے ضروری ہے۔ کہ ہم حضرت کرشن علیہ السلام پر ایمان رکھنے والی قوم کو حضور علیہ السلام کے جھنڈے تلے لے آئیں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے دوست تبلیغ کرتے رہیں۔ اور اس سے کبھی نہ اکتائیں۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کرشن ہونا ظاہری لحاظ سے بھی کس طرح پورا کرتا ہے ؂

سرحد کے ایک مسلمان اعلیٰ افسر کی برخاستگی

اسلامی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ صوبہ سرحد کے ایک مسلمان افسر شیخ تاج محمد صاحب کنٹرولر آف اکونٹس کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان پر الزام یہ عائد کیا گیا ہے۔ کہ اکونٹس کے ایک امتحان میں جس کے آپ نگران تھے۔ اور جو ۱۴ تا ۱۸ نومبر ۱۹۳۲ء منعقد ہوا۔ امیدواروں نے نقل کی۔ ایک ایسے ذمہ دار اور اعلیٰ پایہ کے افسر کے متعلق جس کی بائیس سالہ ملازمت نہایت شاندار اور کلی طور پر بے داغ رہی ہو۔ اور جسے اپنی قابلیت۔ اور حسن خدمات کی وجہ سے معطل کئے جانے سے چند ہی یوم قبل صوبہ سی۔ پی میں اکونٹنٹ جنرل مقرر کئے جانے کی اطلاع مل چکی ہو۔ ایسی تحقیقات کے نتیجے میں ملازمت سے برطرف کر دینا جس کے متعلق کسی قسم کے شکوک اور شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ نہایت ہی افسوسناک اور رنج افزا ہے۔ اعلےٰ حکام کو اس فیصلہ پر جلد سے جلد نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ ایک ایسا شخص جو اپنی قابلیت اور دیانت کی وجہ سے ایک اعلےٰ عہدہ پر متمکن ہو۔ اور جو ایک عرصہ تک یونیورسٹی کا ممتحن رہ چکا ہو۔ پھر محکمہ اکونٹس میں بھی وہ پہلی دفعہ ۱۹۳۲ء میں ممتحن مقرر نہ ہوا ہو۔ بلکہ اس محکمہ کے امتحانات میں اس نے کئی بار ممتحن اور سپروائزر کے فرائض ادا کئے ہوں۔ اس کے متعلق یہ بات مشکل سے باور کی جا سکتی ہے۔ کہ اس نے دیدہ دانستہ کوتاہی کی ہو۔ یا اسے اپنے فرض کی ذمہ داری کا پورا احساس نہ ہو۔ ممکن ہے۔ بشریت کے تقاضا سے کوئی فروگذاشت ہو گئی ہو۔ مگر اس کی وجہ سے اتنی سخت سزا نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض بداندیش لوگوں کا ہاتھ اس الجھن کا باعث ہے۔ حکام بالا کا فرض ہے کہ اس بات کو نظر انداز نہ کریں۔ اور ایک قابل افسر کی اعلےٰ خدمات کو افسوسناک انجام سے بچائیں۔ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو ایسے صوبہ میں جہاں ۹۵ فیصدی آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہ خیال اور زیادہ شدت اختیار کرے گا۔ کہ اعلےٰ سے اعلےٰ مسلمان افسر کو بھی بآسانی غیر مسلم اپنی سازشوں کا شکار بنا سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ خیال خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے ؂

218

ہندوستان کے آئندہ نظامِ حکومت کے متعلق تجاویز کا خلاصہ

وائسرائے اور گورنروں کو وسیع اختیارات

پارلیمنٹ کی کتاب ابیض جو ہندوستان کی آئینی اصلاحات کے متعلق ملک معظم کی حکومت کی تجاویز پر مشتمل ہے۔ تقریباً ۱۲۰ صفحات کی دستاویز ہے۔ اور تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں عام تشریحی دیباچہ ہے۔ دوسرے حصہ میں اصل تجاویز درج ہیں۔ (اس حصہ میں کل ۲۰۲ پیراگراف درج ہیں) تیسرے حصہ میں مختلف ضمیمے ہیں۔ جو منجملہ دیگر امور کے مرکزی اور صوبجاتی ایوان ہائے مجالس وضع آئین دو آئین مع کوائف متعلقہ صوبہ سندھ و صوبہ اڑیسہ حق رائے دہی کی مجوزہ قابلیتوں۔ فیڈرل صوبجاتی اور متسادی اختیارات قانون سازی کی فہرستوں پر مشتمل ہیں۔

جیسا کہ توقع تھی۔ کتاب ابیض کے ضروری امور اپنی عمومی حیثیت میں زیادہ تر گول میز کانفرنس کے نتائج پر مشتمل ہیں۔ اس کے متعدد حصے مذکورہ کانفرنس کی روئدادوں کے اقتباسات پر مشتمل ہیں۔

کتاب ابیض کی عام حیثیت

ابتدائی پیراگراف میں اس امر کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں یعنے دارالامراء اور دارالعوام نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں ہندوستان کے متعلق ملک معظم کی حکومت کی اعلان کردہ پالیسی پر اظہار پسندیدگی کیا گیا۔ یہ پالیسی اس فیصلہ سے وابستہ تھی۔ کہ ایسے ذرائع معلوم کرنے کی غرض سے مزید تحقیقات کی جائے۔ جن سے ہندوستان کو ریاستوں اور صوبوں کے ایک فیڈریشن میں بدل دیا جائے۔ اور اس میں ذمہ دارانہ طریق حکومت اختیار کیا جائے۔ یہ تحقیقات مکمل ہو چکی ہے۔ اور ملک معظم کی حکومت اب اس قابل ہے۔ کہ اپنی تجاویز کو کتاب ابیض کی صورت میں زیادہ وضاحت کے ساتھ ظاہر کر دے۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ وہ پارلیمنٹ کو ایک مشترکہ مجلس منتخبہ (جائنٹ سلیکٹ کمیٹی) مرتب کرنے کے لئے مدعو کرے۔ جو ہندوستانی نمائندوں کے مشورے سے کتاب ابیض پر غور کرے۔ جب یہ رپورٹ پیش ہو جائیگی۔ تو ملک معظم کی حکومت کا فرض ہوگا۔ کہ وہ پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کرے۔ جو حکومت کی قطعی تجاویز پر مشتمل ہوگا۔

اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ کتاب ابیض میں جو عبارت استعمال کی گئی ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ وہی عبارت مسودہ قانون میں استعمال کی جائے۔ یا مسودہ جن امور کو محیط ہوگا۔ وہ کتاب ابیض میں درج شدہ امور کے لفظاً لفظاً مطابق ہوں۔

فیڈریشن کے مبادی

کتاب ابیض کے عام دیباچہ کا نصف سے زیادہ حصہ فیڈریشن کے مسئلہ کے لئے وقف ہے۔ ابتدا میں یہ واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ ریاستوں اور صوبوں کے فیڈریشن کی ترتیب کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ موجودہ آئین حکومت ہند کا ملاً از سر نو مرتب کیا جائے۔ لہذا موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کلیتہً منسوخ کرنا پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ریاستیں (گو وہ شہنشاہ معظم کے زیر اقتدار ہیں۔) ملک معظم کی قلمرو میں شامل نہیں۔ اس کے برعکس صوبجات نہ صرف ملک معظم کی قلمرو کا جزو ہیں۔ بلکہ وہ ایک ایسے وحدتی نظام کا حصہ ہیں۔ جو من حیث المجموع برطانوی ہند پر مشتمل ہے۔ اور اس لئے وہ بااختیار نہیں۔ موجودہ آئینی حالت سے جدید نظام کی طرف جو تبدیلی ہوگی۔ اسے عملی صورت دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ فیڈرل اور صوبجاتی حکام کے حلقہ ہائے اختیار کی بالترتیب جداگانہ وضاحت کر دی جائے لیکن ایسا کرنا اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک صوبوں کو خود اختیاری حیثیت حاصل نہ ہو جائے۔ اور حکومت کی کاروائی میں ان کی شرکت کا حصہ مخصوص نہ کر دیا جائے۔ اندریں حالات یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو منسوخ کرنے پر برطانوی ہند کی حکومت کے جملہ اختیارات ملک معظم سے وابستہ کر دیئے جائیں۔ اور پھر ملک معظم کی طرف سے یہ اختیارات گورنر جنرل گورنروں اور ان دیگر اختیار یافتہ اداروں کو جو از روئے قانون قائم کئے جائیں گے۔ تفویض کر دئے جائیں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔ کہ ہر صوبہ میں گورنر کو مشورہ دینے کے لئے مجلس وزراء مرتب کی جائے۔ اور منتخب نمائندوں کی مجلس وضع قانون بنائی جائے جس کے سامنے وزراء جوابدہ ہوں گے۔ نیز صیغہ جات کے متعلق صوبجاتی اور فیڈرل مجالس وضع قانون کے اختیارات واضح کر دیئے جائیں۔

فیڈریشن کا قیام

فیڈریشن محض دستور کو منظور کر دینے سے معرض وجود میں نہیں آسکتا۔ علاوہ اس بات کے کہ قانون کی منظوری سے قبل برطانوی ہند میں بعض لازمی امور کی تکمیل ضروری ہوگی (مثلاً ووٹروں کی جدید فہرستوں کی تیاری اور حلقہ ہائے نیابت کا تعین) جب تک قانون منظور نہ ہو جائے۔ ریاستوں کے ساتھ فرداً فرداً معاہدہ اختیارات کے طے کرنے کے دو سلسلہ گفت و شنید شروع نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قانون کی منظوری تک انہیں فیڈریشن کی نوعیت کا پورا علم نہیں ہوگا۔ جس میں انہیں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔ تجویز ہے۔ کہ جب قانون منظور ہو جائیگا اور فنانس کے متعلق بعض دیگر شرائط جن کا بعد میں ذکر کیا جائیگا پوری ہو جائیں گی۔ تو جب ایسے والیان ریاست جو ریاستوں کی مجموعی آبادی کے کم از کم نصف حصہ کے نمائندے ہونگے اپنے معاہدہ ہائے اختیارات مکمل کر لیں گے۔ تو فیڈرل آئین نافذ کر دیا جائے گا۔ اغلب ہے۔ کہ مرکزی حکومت میں تبدیلیاں معرض عمل میں آنے سے پیشتر جدید صوبجاتی حکومتیں مرتب ہو جائیں لیکن ملک معظم کی حکومت اس اعلان کو جو اس نے گول میز کانفرنس کے آخری اجلاس کے موقع پر کیا تھا۔ دہراتی ہے۔ کہ وہ صوبوں میں ایسی شرائط کے ماتحت جدید آئین خود اختیاری نافذ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ جن کے رو سے فیڈریشن زمانہ مستقبل میں ایک اتفاقی امر بن کر رہ جائے اگر ایسے اسباب معرض ظہور میں آ گئے۔ جو ملک معظم کی حکومت کے قابو سے باہر ہوئے تو ہندوستانیوں کے مشورے سے صورت حالات پر نظر ثانی کرنے کے لئے کاروائی کی جائے گی

مرکزی حکومت کی انتظامی مجلس

فیڈریشن کے انتظامی اختیارات گورنر جنرل بحیثیت نائب ملک معظم استعمال کرے گا۔ وہ مجلس وزراء سے مشورہ لے گا جو فیڈرل مجالس وضع قانون کے سامنے جوابدہ ہوگی۔ اور جس میں برطانوی ہند اور ریاستوں کے نمائندے شامل ہونگے اور گورنر جنرل عام طور پر اس کے مشورہ کے مطابق عمل پیرا ہوگا لیکن خاص صیغہ جات مثلاً حفاظت ملک امور خارجیہ اور مذہبی معاملات کا نظم و نسق گورنر جنرل کے ذاتی اختیار میں ہوگا۔ اور وہ ان کے انصرام میں پارلیمنٹ کے سامنے جوابدہ ہوگا مزید برآں خاص اختیارات کی رو سے جن کا بعد میں مفصل ذکر آتا ہے

اور جو از روئے آئین گورنروں کو حاصل ہوں گے۔ گورنر جنرل اپنے وزراء کے مشورہ سے آزاد ہو کر کارروائی کرنے کا مجاز ہو گا۔ محکمہ جات محفوظہ کے نظم ونسق میں مدد دینے کے لئے وہ اپنے حسب منشاء تین مشیر (کونسلرز) مقرر کرنے کا مقتدر ہو گا جو سرکاری حیثیت میں دو مجالس وضع قوانین کے ممبر ہوں گے لیکن ان کو ووٹ دینے کا حق نہیں ہو گا۔

مرکزی مجالس وضع قوانین

فیڈرل مجلس وضع قوانین کے دو ایوان ہوں گے جن کے اختیارات یکساں ہوں گے۔ فرق صرف یہ ہو گا۔ کہ مالی مسودات قوانین سب سے پہلے ایوان زیرین میں پیش ہوں گے۔ ایوان زیرین کے ارکان کی تعداد پونے چار سو ہو گی۔ جن میں سے ۱۲۵ ممبر ریاستوں کی طرف سے مقرر کئے جائیں گے۔ باقی ڈھائی سو ممبر برطانوی ہند سے لئے جائیں گے۔ جو مختلف حلقہ ہائے انتخاب سے براہ راست منتخب ہوں گے۔ ایوان بالا کے ممبروں کی تعداد زیادہ سے زیادہ دو سو ساٹھ ہو گی۔ جن میں سے زیادہ سے زیادہ ایک سو ممبر ریاست کی طرف سے نامزد کئے جائیں گے۔ برطانوی ہند کے ممبر جن کی تعداد ایک سو پچاس ہو گی سنگل ٹرانسفریبل ووٹ کے ذریعہ سے ہر صوبجاتی مجلس وضع قوانین کی طرف سے منتخب کئے جائیں گے۔ ایوان بالا کے ممبروں کے لئے خاص قابلیتیں ضرور ہوں گی۔ مثلاً ان کی حد عمر بھی ایوان زیرین کے ارکان سے زیادہ ہو گی۔ ان ایوان بالا کے لئے کم از کم تیس برس۔ اور ایوان زیرین کے لئے کم از کم پچیس برس گورنر جنرل کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ اپنی مرضی سے اس ایوان کے لئے زیادہ سے زیادہ دس ممبروں کو نامزد کرے۔ ریاستوں کے لئے نشستیں تقسیم کرنے کے متعلق اس وقت تک کوئی اصول طے نہیں ہوا لیکن ملک معظم کی گورنمنٹ کی عام طور پر یہ رائے ہے۔ کہ ایوان بالا کے تعلق میں یہ تقسیم ریاستوں کی حیثیت اور اہمیت پر منحصر رکھی جائے۔ مثلاً خاندانی لحاظ سے سلامی، توپوں کی تعداد اور دیگر امور اور ایوان ادنےٰ کے تعلق میں زیادہ تر آبادی کو بنیاد قرار دیا جائے۔ ان مجالس کے لئے جو حق رائے دہی تجویز کیا گیا ہے۔ وہ تقریباً وہی ہے۔ جس کی انڈین فرنچائز کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ اس طرح مرکزی مجالس کے لئے ۷ اور ۸ لاکھ کے درمیان اشخاص کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہو جائے گا

گورنر جنرل اور وزراء کے تعلقات

اس موضوع پر کافی بحث کی گئی ہے۔ تاکہ ان مختلف خاص اختیارات اور ذمہ داریوں کی وسعت اور حدود کی جو گورنر جنرل سے متعلق ہوں گی۔ بخوبی تشریح اور وضاحت ہو جائے محکمہ جات محفوظہ یعنے محکمہ فوج محکمہ خارجیہ اور محکمہ امور مذہبی۔ وزراء کی بجائے کونسلروں کے زیر انتظام ہوں گے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ ان کا انتظام خود گورنر جنرل اپنی واحد ذمہ داری سے کریگا تاہم عملی طور پر اس کے لئے یہ ناممکن ہو گا۔ کہ وہ اپنی حکومت کی دیگر سرگرمیوں کے علاوہ محکمہ جات مذکورہ کے معاملات کو بالکل علیحدہ ہو کر سرانجام دے۔ نیز اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کرے۔ تو یہ مناسب ہو گا۔ کہ ایک دور اندیش گورنر جنرل اپنے وزراء اور کونسلروں سے گہرا تعلق قائم رکھیگا اور انتظامیہ کارروائی کے تصفیہ کو اس طریق پر ترتیب دے گا۔ کہ اسے اور اس کے وزراء اور کونسلروں کو تمام ایسے امور کی صورت میں جن کے متعلق یک جہتی کی پالیسی کی ضرورت ہو۔ باہمی مشورے کے لئے پورا پورا موقع حاصل ہو۔ ملک معظم کی حکومت کا یہ ارادہ ہے۔ کہ اس اصول کو گورنر جنرل کی فہرست ہدایات میں شامل کیا جائے۔ مثال کے طور پر حکومت کا خیال ہے۔ کہ فہرست مذکورہ میں ایک ہدایت بدیں مضمون ہونی چاہیئے۔ کہ گورنر جنرل کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ فوجی بجٹ کو مجلس وضع قوانین میں پیش کرنے سے قبل فوج کے اخراجات کے متعلق اپنے وزراء کی آراء معلوم کرے۔ اور ان پر غور کرے۔ فہرست ہدایات میں رسماً تسلیم کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان کی حفاظت لازمی طور پر ایک ایسا معاملہ ہے۔ جس کے ساتھ ہندوستانیوں کا تعلق تدریجاً زیادہ ہو جانا چاہیئے۔ دوسرے محکموں کے انچارج وزراء کو مشورہ دینے کا آئینی حق حاصل ہو گا اور گورنر جنرل عام طور پر ان کے مشوروں کے مطابق کام کریگا

گورنر جنرل کے اختیارات خصوصی

ان خاص حالات کی قطعی طور پر تصریح ضروری ہے جن میں گورنر جنرل کو وزراء کے مشورے کو نظر انداز کرنے اور اپنی ذمہ داری پر کارروائی کرنے کا حق حاصل ہو گا ملک معظم کی حکومت کے خیال میں اطمینان بخش ترین طریق یہ ہو گا۔ کہ آئین میں ان شرائط کو قانونی صورت دی جائے۔ جس میں یہ بیان کیا جائے۔ کہ گورنر جنرل کی خاص ذمہ داری نظم ونسق کے دائروں میں نہیں۔ لیکن بعض عام واضح اغراض کیلئے ہے اور فہرست ہدایات میں ایک ہدایت یہ بھی درج کی جائے۔ کہ گورنر جنرل ہمیشہ اپنے وزراء کے مشورہ کے مطابق کام کرے گا۔ سوائے اس صورت کے کہ یہ مشورہ ان خاص ذمہ داریوں میں سے کسی ایک سے متناقض ہو۔ جو اس پر عائد کی جائیں گی۔ اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ تاوقتیکہ گورنر جنرل کے لئے ان امور کے متعلق اپنے وزراء سے اختلاف کرنا ضروری نہ ہو جائے۔ وزراء کی ذمہ داری ان صیغہ جات کے متعلق جو ان کے زیر اہتمام ہوں مکمل رہے گی یہ خیال نہیں ہے۔ کہ گورنر جنرل کی کبھی یہ خواہش ہو گی۔ کہ وہ لگاتار اپنے وزراء کے مشورہ کے خلاف کارروائی کرے۔ یہ تجاویز اس مفروضہ پر مبنی ہیں۔ کہ آئینی حکومت کو کامیاب بنانے کے ذمہ دار اصحاب تمام معاملات پر اس نقطہ نگاہ سے نظر ڈالیں گے۔ کہ وہ ایک مشترک کام میں برابر کے حصہ دار ہیں۔ جن امور کو گورنر جنرل کی خاص ذمہ داری میں لانا منظور ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ہندوستان یا اس کے کسی حصے میں نقض امن کے شدید خطرے کا انسداد

(۲) فیڈریشن کے مالی استحکام اور ساکھ کا تحفظ

(۳) اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت

(۴) سرکاری ملازمین کے ان حقوق کی حفاظت جو از روئے قانون ان کے لئے طے شدہ ہیں

(۵) ہندوستانی ریاستوں کے حقوق کی حفاظت

(۶) ہر وہ معاملہ جو محکمہ جات محفوظہ کے انتظام پر اثر انداز ہو

(۷) تجارتی امتیازات کا انسداد

ان میں سے پہلی تیسری اور چوتھی شقیں حکومت کی سابقہ پالیسی کے عین مطابق ہیں۔ پانچویں شق اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ مرکزی حکومت اپنے آئینی حقوق کے اندر رہ کر ایسی تجاویز جاری کرے۔ جن سے کسی ریاست کے غیر منتقلہ حقوق کو نقصان پہنچے۔

شق نمبر ۲ اس وجہ سے ضروری ہے۔ کہ اگر وزیر مالیات کی پالیسی سے ہندوستان کی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ یا محکمہ جات محفوظہ کے لئے روپے کی بہم رسانی خطرے میں پڑ جائے۔ تو گورنر جنرل کو مداخلت کا حق حاصل رہے گا

گورنر جنرل اور مرکزی مجالس

چونکہ بعض خاص حالات میں گورنر جنرل کو اپنی خاص ذمہ داریوں کی تکمیل کیلئے وزراء کے مشورہ سے الگ ہو کر بھی کام کرنا ضروری ہو گا اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے وضع قانون کے ایسے اختیارات دیئے جائیں۔ کہ اگر وزیر کسی مسودہ قانون میں اس کی ہم نوائی سے انکار کریں۔ یا جن مسودات کے متعلق وزراء نے ذمہ داری قبول کی تھی۔ وہ مجلس وضع قوانین میں نامنظور ہو جائیں۔ یا بدل جائیں۔ تو ایسے مواقع پر گورنر جنرل ایسے اختیارات سے کام لے سکے۔ ان حالات میں گورنر جنرل جو قانون نافذ کریں گے۔ وہ گورنر جنرل کے قانون کہلائینگے بجٹ وزیر مالیات بنائیگا۔ لیکن اگر گورنر جنرل یہ خیال کرے کہ وزیر مذکور کی تجاویز گورنر جنرل کی ذمہ واریوں کے پورا کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ تو وہ مزید تجاویز بجٹ میں شامل کرنے کا مجاز ہو گا۔ بجٹ کی منظوری کے بعد اگر گورنر جنرل یہ سمجھیگا۔ کہ مجلس وضع قوانین کی تجاویز اس کی خاص ذمہ داریوں کی بجاآوری کے عین مطابق نہیں ہیں۔ تو وہ اپنی ضروریات کے مطابق منظور شدہ بجٹ میں رد وبدل کر سکے گا۔ علاوہ بریں گورنر جنرل اور وزراء کو ہنگامی ضروریات کے لئے بھی وضع قوانین کے اختیارات حاصل ہونگے

مرکزی مجالس وضع قوانین میں سے ایوان زیرین کی میعاد پانچ سال ہوگی۔ اور ایوان بالا کی سات سال۔ ایوان زیرین کو ہاؤس آف اسمبلی کہا جائیگا اور ایوان بالا کو کونسل آف سٹیٹ

گورنر جنرل جب یہ دیکھیگا کہ ایسی صورت حالات پیدا ہوگئی ہے۔ کہ حکومت آئین کے مطابق نہیں چل سکتی تو وہ اس بات کا مجاز ہوگا۔ کہ ایک عام اعلان کے ذریعے سے مرکزی حکومت کے تمام دفاتر خود سنبھال لے۔ یہ اعلان پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے برابر ہوگا۔ اور چھ ماہ کے بعد ختم ہوجائیگا۔ اِلّا یہ کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان چھ ماہ سے قبل اس کی منظوری دیدیں یا اس کو مسترد کردیں۔

صوبوں کے گورنر اور کونسلیں

مندرجہ ذیل گیارہ صوبے گورنروں کے صوبے کہلائینگے

(۱) مدراس (۲) بمبئی (۳) بنگال (۴) صوبجات متحدہ (۵) پنجاب (۶) بہار (۷) صوبجات متوسط (۸) آسام (۹) صوبہ سرحد (۱۰) سندھ (۱۱) اڑیسہ

برطانوی بلوچستان۔ دہلی، اجمیر مارواڑ، کورگ، جزائر انڈیمان اور نکوبار ایک ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہونگے۔

بلوچستان کے متعلق خاص طور پر طے کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل چیف کمشنر کے ذریعے سے براہ راست انتظام کریگا۔ گورنر مجلس وزراء کے ذریعے سے کام کریگا۔ صوبوں میں کوئی صیغہ محفوظ نہ ہوگا۔ گورنروں کو اپنے اپنے صوبوں میں تقریبًا وہی اختیارات حاصل ہونگے۔ جن کی تفصیل گورنر جنرل کے اختیارات میں آچکی ہے۔ صوبہ سرحد کے گورنر کے متعلق یہ واضح کردیا گیا ہے کہ مندرجہ بالا اختیارات کے علاوہ قبائلی اور ماوراء سرحد کے علاقے کے متعلق اس کی خاص ذمہ واری کا اعلان کیا جائیگا اس طرح سکھر بند کے متعلق گورنر سندھ کی خاص ذمہ داری کا اعلان کیا جائیگا۔

صوبجاتی مجالس کی میعاد پانچ سال ہوگی ان مجالس کا نام لیجیلیٹو اسمبلی ہوگا۔ بنگال صوبجات متحدہ اور بہار میں ایوان ہائے بالا قائم کئے جائیں گے۔ جن کا نام پراونشل لیجیلیٹو کونسل ہوگا۔ ان کی میعاد سات سال ہوگی۔ عام صوبجاتی مجالس کے امیدواروں کی عمر کم از کم پچیس برس ہونی چاہیئے۔ بنگال صوبجات متحدہ اور بہار کے ایوان ہائے بالا کے امیدواروں کی عمر تیس برس ہوگی

مرکزی اور صوبجاتی مجالس کے اختیارات

فیڈریشن اور صوبجاتی خود اختیاری حکومت کے اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ متوازی اختیارات کا موجودہ نظام بالکل ترک کردیا جائے اور لازم ہے کہ صوبجاتی مجالس اور مرکزی مجالس کے اختیارات از روئے آئین قطعی طور پر معین کردئے جائیں

کتاب ابیض کے آخر میں ایک فہرست بطور ضمیمہ شامل ہے۔ جو خالص مرکزی اور خالص صوبجاتی اختیارات کا سرسری خاکہ پیش کرتی ہے۔ ایک فہرست میں ما بقی امور بھی درج کردئے گئے ہیں۔ جن کو سر دست متوازی رکھنا نہایت ضروری ہے۔ بعض خاص امور کو مجالس وضع قوانین کے اختیارات سے بالا رکھا جائیگا۔ مثلاً تاج برطانیہ کے حق حکمرانی کا مسئلہ شاہی خاندان برطانوی قومیت، اور بعض امتیازی قوانین کے مسائل

مرکز اور صوبوں کی تقسیم

مالی تقسیم کے مسئلہ پر طویل بحث کی گئی ہے۔ مالیئے کے مختلف ذرائع چار عنوانوں میں منقسم ہیں یعنی

(۱) خالصتہً فیڈرل ذرائع جن میں محصول درآمد (ماسوائے محصول نمک) ریلوں کی آمدنی تجارتی کاروبار سے حاصل شدہ محاصل سکہ سازی کا نفع اور ریزرو بنک کے منافع کا حصہ شامل ہے

(۲) وہ ذرائع آمدنی جو اصلاً فیڈرل ہیں۔ لیکن ان کا کچھ حصہ یا پورے کا پورا فیڈریشن کے اجزائے ترکیبی میں تقسیم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ مثلاً محاصل برآمد محصول نمک۔ محصول تمباکو یا ایکسائز کے دوسرے محاصل جو دفعہ نمبر ۱ میں درج نہیں ہیں۔

(۳) صوبجاتی ذرائع آمدنی جن کا کچھ حصہ فیڈرل حکومت لے سکیگی ان میں مسافروں اور مال واسباب پر ٹرمینل ٹیکس یا بعض محاصل متعلقہ سٹامپ شامل ہیں۔

(۴) خالص صوبجاتی ذرائع۔ مثلاً مالیہ اراضی شراب اور محاصل اسٹامپ جنگلات اور دوسرے ذرائع نیز وہ محاصل جن کی تشریح کسی گوشوارے میں نہیں کی گئی۔

انکم ٹیکس کی تقسیم

انکم ٹیکس کے متعلق تجویز یہ ہے کہ وضع قوانین کے تمام اختیارات مرکز کو حاصل ہوں گے۔ آمدنی مرکز اور صوبوں میں تقسیم ہو جانے گی۔ صوبوں کو خاص سرچارج عائد کرنے کا حق ہوگا: اسی طرح مرکزی مجلس بھی سرچارج عائد کرسکے گی مرکز کو عارضی طور پر اختیار دیا گیا ہے۔ کہ انکم ٹیکس کی جو آمدنی صوبوں میں قابل تقسیم ہو۔ اس میں سے معتد بہ رقم فیڈریشن اپنے لئے حاصل کرسکے۔ اس رقم میں تین سال تک کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ لیکن بعد کے سات برس میں یہ خاص تناسب سے کم ہوتی جائے گی۔ خیال ہے کہ اس تجویز کے ماتحت بعض صوبے مثلاً سرحد، اڑیسہ اور غالبًا آسام خسارے میں رہیں گے۔ لہذا مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ جدید دستور کے اجراء سے قبل مرکز اور صوبجات کی مالی پوزیشن پر دوبارہ غور کیا جائے۔

سول سروس پولیس اور ریلوے

انڈین سول سروس۔ انڈین پولیس اور محکمہ امور مذہبی میں بھرتی کا اختیار بدستور وزیر ہند کو حاصل رہے گا۔ دستور کے نفاذ سے پانچ برس بعد ان ملازمتوں میں بھرتی کے متعلق تحقیقات کی جائے گی۔ اس دوران میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کا موجودہ تناسب غیر متبدل رہیگا۔

مرکزی مجلس کو ریلوے کی پالیسی پر تمام اختیارات ہوں گے تاہم ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے۔ کہ ہندوستانی ریلوں کا انتظام ایک ایسی مجلس کے سپرد کیا جائے جو سیاسی مداخلتوں سے الگ رہ کر خالص تجارتی اصول پر کام کرے ریلوں کی کمپنیوں کو چارٹروں کے ماتحت اس وقت جو حقوق حاصل ہیں۔ ان کے متعلق تمام تنازعات وزیر ہند کے سامنے پیش ہوں گے۔ ریلوے بورڈ کے قیام سے اور جو امور متعلق ہیں۔ ان کا ہنوز فیصلہ نہیں ہوا

بنیادی حقوق برما اور برار

بنیادی حقوق کے متعلق ملک معظم کی حکومت کی رائے یہ ہے کہ ان حقوق کا کوئی مفصل مرقع آئین میں نہیں آنا چاہیئے۔ لیکن شخصی آزادی حقوق ملکیت سرکاری ملازمتوں میں نسلی مذہبی امتیازات وغیرہ کا خاتمہ یا اس نوع کے دوسرے امور شامل دستور ہوجائیں گے۔ برما کے متعلق اس لئے کتاب ابیض میں کوئی ذکر نہیں آسکا۔ کیونکہ ابھی اس نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ آیا وہ ہندوستان سے الگ رہنا پسند کرے گا۔ یا ایک گورنر کے ماتحت ہندوستان کے فیڈریشن میں شامل ہوجائیگا۔

برار کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ایک ضمنی نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے بعض شرائط کے ماتحت صوبجات متوسط کے ساتھ ملاکر فیڈریشن میں شامل کیا کیا جائے گا۔ یہ شرائط اس وقت اعلیٰ حضرت حضور نظام کی حکومت کے ساتھ طے ہورہی ہیں۔

عدالتیں اور پبلک سروس کمیشن

موجودہ ہائی کورٹ بدستور قائم رہیں گے۔ ایک فیڈرل کورٹ قائم ہوگا۔ اور برطانوی ہند کے لئے ایک سپریم کورٹ آف اپیل بنے گا۔ تمام ججوں کا تقرر موجودہ دستور کے مطابق ملک معظم کے ہاتھوں میں ہوگا۔ گورنر جنرل ہائی کورٹوں کی خالی جگہوں کے لئے عارضی انتظامات کرنے اور ایڈیشنل جج مقرر کرنے کا مجاز ہوگا۔

دستور کے نفاذ کے ساتھ کونسل آف انڈیا

ختم ہو جائے گی۔ لیکن وزیر ہند کو اختیار ہوگا کہ وہ کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ چھ مشیروں کی ایک مجلس بنائے۔ جس کے کم از کم دو ممبر ایسے ہونے چاہئیں جو دس برس تاج کے ماتحت ہندوستان میں ملازمت کر چکے ہوں ۔

ہر صوبہ کے لئے ایک ایک پبلک سروس کمیشن ہوگا لیکن ایک پبلک سروس کمیشن صوبوں کی باہمی رضامندی سے دو یا دو سے زائد صوبوں کا کام انجام دے سکے گا۔ آل انڈیا ملازمتوں کے لئے ایک فیڈرل پبلک سروس کمیشن ہوگا۔ جس کے ممبروں کا تقرر وزیر ہند کرے گا صوبوں کے کمشنروں کا تقرر گورنروں کے اختیار میں ہوگا ۔

کونسل آف سٹیٹ

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کونسل آف سٹیٹ یا مرکز کے ایوان بالا کی کل نشستیں دو سو ساٹھ ہوں گی۔ جن میں سے ایک سو نشستیں ریاستوں کو ملیں گی بقیہ نشستوں میں سے ایک سو چھتیس کی تقسیم مندرجہ ذیل طریق پر ہوگی

نام صوبہ	نشستوں کی تعداد
مدراس	۱۸
بمبئی	۱۸
بنگال	۱۸
صوبجات متحدہ	۱۸
پنجاب	۱۸
بہار	۱۸
صوبجات متوسط	۸
آسام	۵
سندھ	۵
صوبہ سرحد	۵
اڑیسہ	۵

بلوچستان کورگ۔ دہلی اور اجمیر کو ایک ایک نشست دی جائے گی۔ ایوان بالا کے ممبروں کا انتخاب صوبجاتی کونسلوں کے ذریعہ سے ہوگا۔ جن صوبوں میں ایوان بالا بھی ہے۔ ان میں ہر دو ایوان مشترکہ ووٹ دیں گے عیسائی اینگلو انڈین اور یورپین ووٹ نہیں دے سکیں گے۔ ان کا علیٰحدہ انتخاب ہوگا سات نشستیں یورپینوں کے لئے۔ دو عیسائیوں کے لئے اور ایک اینگلو انڈین کے لئے۔ بقیہ دس نشستیں نامزدگی کے ذریعہ پر کی جائیں گی ۔

مرکزی اسمبلی

مرکزی اسمبلی یعنی ایوان زیرین کے کل ممبروں کی تعداد پونے چار سو ہوگی۔ جن میں سے سوا سو نشستیں ریاستیں نامزدگی کے ذریعے پر کریں گی۔ بقیہ ڈھائی سو کی تقسیم درج ذیل ہے

ہندو	۱۰۵
اچھوت	۱۹
سکھ	۶
مسلمان	۸۲
عیسائی	۸
اینگلو انڈین	۴
یورپین	۸
عورتیں	۹
تجارت اور صنعت وحرفت	۱۱
بڑے بڑے زمیندار	۷
لیبر	۱۰

ضمنی نوٹ میں درج ہے۔ کہ تجارت اور صنعت وحرفت کی گیارہ نشستوں میں سے غالباً چھ نشستیں یورپینوں کو ملیں گی اور پانچ ہندوستانیوں کو۔ بلوچستان کے متعلق غالباً نامزدگی سے کام لیا جائے گا

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرکزی اسمبلی کی نشستوں کی صوبہ وار تفصیل الگ دیدی جائے۔ تاکہ ہر صوبے میں ہر قوم کی صحیح پوزیشن سامنے آجائے

بہار و اڑیسہ کی فرقہ وار نشستیں

صوبوں کی فرقہ وار نشستوں کی تفصیلات فرقہ وار فیصلے میں آچکی ہیں۔ صرف بہار اور اڑیسہ کے اعداد از سر نو درج کرنے ضروری ہیں۔ اس لئے کہ دونوں صوبے علیٰحدہ کر دیئے گئے ہیں۔ اڑیسہ کی علیٰحدگی کے بعد بہار کونسل کی نشستیں ۱۷۵ کے بجائے ۱۵۲ رہ گئی ہیں۔ جکی تفصیل یہ ہے۔

ہندو	۸۹ (تین عورتیں)
اچھوت	۱۵
پس ماندہ علاقے	۷
مسلمان	۴۰ (ایک عورت)
عیسائی	۱
اینگلو انڈین	۱
یورپین	۲
تجارت وغیرہ	۴
زمیندار	۴
یونیورسٹی	۱
لیبر	۳

اڑیسہ کی کونسل کی کل نشستیں ساٹھ ہوں گی جنکی تفصیل یہ ہے

ہندو	۴۴ (دو عورتیں)
اچھوت	۷

مرکز میں صوبوں کی فرقہ وار نمائندگی

مرکزی اسمبلی میں فرقہ وار نمائندگی کا نقشہ دیا جا چکا ہے ذیل میں ہر صوبے کی فرقہ وار نشستوں کی کیفیت درج کی جاتی ہے۔

صوبجات و ان کی آبادی	مجموعہ	ہندو	اچھوت	سکھ	مسلم	عیسائی	اینگلو انڈین	یورپین	عورتیں	تجارت صنعت و حرفت	زمیندار	لیبر
مدراس (چار کروڑ سڑسٹھ لاکھ)	۳۷	۱۹	۴	۰	۸	۲	۱	۱	۲	۲	۱	۱
بمبئی (ایک کروڑ اسی لاکھ)	۳۰	۱۳	۲	۰	۶	۱	۱	۱	۲	۲	۱	۲
بنگال (پانچ کروڑ دس لاکھ)	۳۷	۱۰	۳	۰	۱۷	۱	۱	۱	۲	۳	۱	۲
یو.پی (چار کروڑ چوراسی لاکھ)	۳۷	۱۹	۳	۰	۱۲	۱	۱	۱	۱	۰	۱	۱
پنجاب (دو کروڑ چھتیس لاکھ)	۳۰	۶	۱	۶	۱۴	۱	۰	۱	۱	۰	۱	۰
بہار و اڑیسہ (تین کروڑ بہتر لاکھ)	۳۰	۱۶	۲	۰	۹	۱	۰	۱	۱	۰	۱	۱
سی پی (ایک کروڑ انچاس لاکھ)	۱۵	۹	۲	۰	۳	۰	۰	۰	۱	۰	۱	۱
آسام (چھیاسی لاکھ)	۱۰	۴	۱	۰	۳	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۰
صوبہ سرحد (چوبیس لاکھ)	۵	۱	۰	۰	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
سندھ (انتالیس لاکھ)	۵	۱	۰	۰	۳	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰
اڑیسہ (سڑسٹھ لاکھ)	۵	۴	۱	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
دہلی (چھ لاکھ)	۲	۱	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
اجمیر (چھ لاکھ)	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
کورگ (دو لاکھ)	۱	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
بلوچستان (پانچ لاکھ)	۱	۰	۰	۰	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
غیر صوبجاتی	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
میزان (ستائیس کروڑ اٹھارہ لاکھ)	۲۵۰	۱۰۵	۱۹	۶	۸۲	۸	۴	۸	۹	۱۱	۷	۱۰

پانچ مارچ کو یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پانچ مارچ کو جو یوم التبلیغ منایا گیا اس کی رپورٹیں اختصاراً درج ذیل کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

آگرہ جماعت کا ایک وفد اچھوت اقوام میں تبلیغ اسلام کی غرض سے ان کے لیڈر بابو کھیم چند صاحب سابق ایم۔ ایل۔ سی کے مکان پر گیا۔ اور ساڑھے چار گھنٹہ تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ بابو صاحب نے اقرار کیا۔ کہ ان کی قوم کی ترقی کا راز قبولِ اسلام میں مضمر ہے۔ باقی احباب نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ (نامہ نگار)

نئی دہلی۔ جماعت احمدیہ شملہ و دہلی کے متفقہ فیصلہ کے مطابق جماعت احمدیہ شملہ نے نئی دہلی کا علاقہ تبلیغ کے لئے مخصوص کیا۔ اور دو دو آدمیوں کے گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے قریباً ۱۲۰۵ افراد کو زبانی اور بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی۔ انگریزی اور اردو کے ٹریکٹ اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے تقریباً تمام ہندو ممبروں کو ۴ مارچ کو ہی بذریعہ ڈاک روانہ کر دیئے گئے تھے۔ جو ۵ مارچ کی صبح انہیں مل گئے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے تقریباً تمام سٹاف کو بھی ان کے کوارٹروں پر پہنچ کر ٹریکٹ دیئے گئے۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔ تقریباً دو سو بنگالی اور مدراسی ہندو خصوصیت سے زیر تبلیغ رہے۔ انگریزی ٹریکٹ علاوہ اسرا چیف کمشنر دہلی اور ڈپٹی کمشنر دہلی کو بھی بھیجے گئے۔ چوہدری محمد شریف صاحب نے ہندوؤں کو مدعو کر کے صداقت اسلام پر تقریر کی۔ نیز جناب نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ نے جو آج کل یہیں مقیم ہیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اردو انگریزی اور گورمکھی سناتن دھرم انگریزی پارہ قرآن شریف اور باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب راجہ سر دلجیت سنگھ آف کپور تھلہ سردار چرنجیت سنگھ کپورتھلہ۔ سردار بہادر سنگھ اور ان کے کنبہ۔ مہارانی کلیسہ۔ مہارانی دھولپور۔ ڈاکٹر مسز پٹیل وغیرہ میں تقسیم کرائے۔ (خاکسار صلاح الدین احمد بی۔ اے)

کبیر والہ ضلع ملتان وفود کی صورت میں مقامی احباب نے آریہ جینی سناتنی سکھ عیسائی اور اچھوت اقوام کو تبلیغ اسلام کی۔ مستورات نے بھی فریضۂ تبلیغ کو کما حقہٗ ادا کیا۔ (خاکسار فتح محمد انسپکٹر تبلیغ)

پشاور شہر احمدی احباب نے شہر کے مختلف اطراف میں دورہ کیا۔ اور زبانی تبلیغ کے علاوہ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے

غیر مسلم اصحاب کا رویہ نہایت خوشکن تھا۔ چنانچہ ہمارے بعض دوستوں کو انہوں نے اپنی سماجوں میں تقریر کی اجازت دی۔ اور آئندہ کے لئے بھی تقریر کرنے کی دعوت دی
(خاکسار خواص خان سکرٹری تبلیغ)

خوشاب مختلف محلوں اور بازار میں احمدی احباب پھیل گئے۔ اور حسب استعداد ہر ایک نے غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ کی۔ قریباً پانچ روپے کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے
(خاکسار گل محمد۔ جنرل سکرٹری)

گجرات تمام شہر میں زبانی اور ٹریکٹوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ شیخ عبد الغفور صاحب کی دوکان پر ہندوؤں سے تبادلۂ خیالات بھی ہوا۔ بعد ازاں ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں میں نے اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے تقریریں کیں۔
(خاکسار محمد اشرف سکرٹری تبلیغ)

غوث گڑھ ضلع لدھیانہ سب احباب نے اردگرد کے سولہ دیہات میں ہندوؤں سکھوں اور اچھوتوں کو تبلیغ کی۔ جسکا اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار حکیم عبد الرحمٰن قریشی)

کوٹ مومن ضلع سرگودہا افراد جماعت اپنا کاروبار ترک کر کے بھی سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ اور غیر مسلموں کو کلمۂ حق پہنچایا (خاکسار اسمٰعیل سکرٹری تبلیغ)

راجپورہ ۵ مارچ کو ہندوؤں اور سکھوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ حضرت باوا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کا مسلمان ہونا۔ اور تناسخ کے عقیدہ کا باطل ہونا بھی واضح کیا گیا۔ جس کا غیر مسلموں پر اچھا اثر ہوا (خاکسار محمد علی)

لالہ موسےٰ ۵ مارچ کو دوستوں نے انفرادی طور پر سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کی (خاکسار حکیم محمد قاسم)

لائل پور ۵ مارچ کو تمام دوستوں نے ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو پیغام حق پہنچایا۔ ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا گیا جسے شہر میں تقسیم کیا گیا۔ رات کو ایک پبلک لیکچر دیا گیا۔ لوگ کافی تعداد میں موجود تھے۔ (خاکسار عبد الواحد)

دیوا سنگھ (ملتان) ۵ مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ ہر ایک دوست کے لئے علیحدہ علیحدہ علاقہ مقرر تھا ہندوؤں اور سکھوں پر اسلام کی خوبیاں سنکر خاص اثر ہوا

پریم کوٹ ۵ مارچ کو پریم کوٹ اور اردگرد کے مختلف دیہات میں سکھوں اور ہندوؤں میں اسلام کی خوبیاں بیان کی گئیں۔ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ (خاکسار عبد الحق)

مردان تمام دوستوں نے انفرادی طور پر غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا۔ (خاکسار ولی محمد)

گلا نوالی (امرتسر) ۵ مارچ کو یوم التبلیغ نہایت شان سے منایا گیا۔ کئی غیر مسلموں سے تبادلۂ خیالات ہوا
(خاکسار فیض احمد)

لہیانہ (ہوشیارپور) ۵ مارچ کو تمام جماعت کے مردوں اور عورتوں نے غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا۔ (خاکسار فتح محمد)

چڑانوالہ ہندوؤں کو انفرادی طور پر خصوصیت سے زبانی تبلیغ کی گئی۔ اور ایک سو ٹریکٹ بھی تقسیم کئے (خاکسار محمد شفیع)

جام پور تبلیغ ڈے بخیر و خوبی گزرا۔ سارا دن جماعت تبلیغ کرتی رہی۔ پچاس عدد ٹریکٹ سیتہ درپن بھی تقسیم کیا گیا۔ (خاکسار حبیب الرحمٰن)

کریام (جالندھر) جماعت نے ہندوؤں اور اچھوت اقوام میں سرگرمی سے تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔
(خاکسار حاجی غلام احمد خان)

شاہجہان پور یہاں یوم التبلیغ بڑے شوق اور جوش سے منایا گیا۔ ہندوؤں نے باتوں کو نہ صرف توجہ اور محبت سے سنا۔ بلکہ یہ معلوم کر کے کہ ہم نے ان کی بھلائی کے لئے آج اپنے کام کاج بھی ترک کر دیئے ہیں دھن باد کہا۔ اور بعض نے ہمارا جائے قیام معلوم کر کے از خود ملنے کا وعدہ کیا۔
(خاکسار سخاوت علی سکرٹری تبلیغ)

بھاگا بھٹیاں سکھوں اور سناتنیوں کو تبلیغ اسلام کی گئی۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار سردار خان)

ڈسکہ مقامی جماعت کے تمام ممبروں نے جوش و اخلاص سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور مصباح کے پرچے گاؤں سکولوں اور بعض معززین میں تقسیم کئے گئے (خاکسار محمد اسمٰعیل سکرٹری)

سنور یوم التبلیغ کے موقعہ پر یکصد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی۔ (خاکسار رحمت اللہ)

پائل (ریاست پٹیالہ) ۵ مارچ کو مختلف اصحاب نے تقریروں کے ذریعہ تبلیغ کا حق ادا کیا۔ بلکہ میری تقریر سن کر بعض ہندو وکلا صاحبان نے تحریراً اقرار کیا۔ کہ ہم اس مضمون پر غور کریں گے۔ (خاکسار علی بخش)

گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ ج۔ب (لائل پور) یوم التبلیغ شاندار طور پر منایا گیا۔ ہمارے فوجی دوست تمام دن چاروں کو اکٹھا کر کے تبلیغ کرتے رہے۔ باقی دوست گرد و نواح میں پھیل گئے۔ اور خوب تبلیغ کی۔ (خاکسار فرزند علی صادق)

روحِ مضامین

اس نام کی ایک کتاب جناب ملک محمد الدین صاحب ادیب گورنمنٹ ہائی سکول چکوال نے اس غرض سے مرتب کر کے شائع کی ہے۔ کہ طلبا کے دلوں میں بالخصوص اور عوام کے دلوں میں بالعموم مضمون نویسی کا صحیح مذاق پیدا کیا جائے۔ اور کتاب کا سرسری مطالعہ کرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے انہوں نے جو کوشش کی ہے۔ وہ بڑی حد تک کامیاب اور قابل تعریف کوشش ہے یہ کتاب قدیم و جدید طرز کے ایک سو سے زائد اخلاقی۔ زراعتی صنعتی۔ تجارتی۔ تاریخی۔ علمی اور ادبی مضامین پر مشتمل ہے مضامین مختصر۔ سہل۔ دلچسپ اور مفید معلومات کے حامل ہیں۔ اور سوائے ایک مضمون کے جو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک سکھ صاحب کا درج کیا گیا ہے۔ اور جس میں بعض فقرات غیر موزون بلکہ غیر صحیح لکھے گئے ہیں۔ باقی مضامین بہت احتیاط سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ مجموعہ مضامین ورنیکلر فائنل۔ نورمل۔ ایس۔ وی اور انٹرنس کے طلباء کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مضامین نویسی کے لئے عمدہ راہنما ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ اور درسی کتب کی تقطیع کے قریبًا چار سو صفحات کی کتاب ہے قیمت بے جلد ۱۲ اور مجلد عہ بغیر محصولڈاک ہے۔ دیوان ورسنگھ اینڈ سنز تاجران کتب چکوال ضلع جہلم سے مل سکتی ہے۔ ہر مذہب و ملت کے طلباء کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ضروری تصحیح

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ چند پرچوں میں کتابت کی نہایت افسوسناک غلطیاں ہو گئیں ۱۲ مارچ کے الفضل کے صفحہ ۳ پر جو آیت لکھی گئی ہے وہ غلط ہے۔ صحیح آیت یہ ہے۔ وذکر فان الذکری تنفع المومنین۔

۱۹ مارچ کے الفضل میں ایک اعلان نکاح میں مہر کی رقم ۱۳۰۰ کی بجائے ۱۳۰۰۰ ہزار لکھی گئی ہے۔ یہ نکاح سلیمہ خاتون بنت محمد عامل صاحب کا ڈاکٹر رشید احمد صاحب دندان ساز کے ساتھ پڑھا گیا۔

اکسیر حافظہ

طلباء مدرسین اور شائقین علم کیلئے نایاب تحفہ

دماغی کمزوری۔ کمزوری حافظہ اور نسیان کے متعلق ہندوستانی و انگریزی ڈاکٹروں حکیموں کی تجربہ شدہ دوا ہے۔ ان کی رائے ہے۔ کہ امتحانات کے ایام میں اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ عوام سے قیمت ایک اونس عہ۔ غرباء کو رعایت۔ اکسیر تلی۔ دوائی لیکوریا گیگھ۔ اکسیر دمہ۔ اکسیر بواسیر ہر دو قیمت ہر ایک فی اونس عہ۔ مرہم بواسیر ۱ر فی اونس۔ دوائی موتیابند ہے ر۔ حقہ چھڑانے کی دوا فی اونس ایک روپیہ جلنے کی مجرب مرہم ۶ر اخراجات بذمہ خریدار

نوٹ:۔ یہ جملہ ادویات ہومیوپیتھک ہیں۔ اور علاوہ ان کے ہمارے ہاں ہر مرض کا کامیاب علاج ہوتا ہے۔

فضل الٰہی برادرز محلہ دار الفضل قادیان

قومی ترقی کا ایک راز

افراد قوم کے ساتھ تعاون کرنے میں بھی ہے۔ زمانے کی تگ و دو اور قوم قوم کی پکارنے ہر فرد۔ ہر قوم ہر ملک کو جگا دیا الحمد للہ۔ آپ کی بار بار عنایت نے مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا اور میں اس قابل ہوا کہ

ہومیوپیتھک علاج اور ہومیوپیتھک ادویات

کے فائدے دوسری ادویات اور طریقہ علاج کے مقابلے میں پیش کروں۔ ان ادویات کے زود اثر اور مجرب ہونے میں کچھ شبہ نہیں۔ سینکڑوں ڈاکٹروں اور ہزاروں مریضوں کی بار بار تجربہ کی ہوئی ہیں۔ سب سے بہتر بات جو مجھے پسند ہے یہ ہے کہ معدہ کو گرم کرنے۔ چبانے کی تکلیف نہیں ہوتی۔ نہ ہی کڑوی کسیلی ہوتی ہیں۔ کھانے میں مزیدار بچے اور بڑے شوق سے کھا لیتے ہیں لطیف طبائع کو ناگوار نہیں ہوتی۔ اور نہ طبیعت ان کے کھانے سے اکتاتی ہے۔ پرہیز بھی سخت نہیں ہے۔ فائدہ بمقابلہ دوسری ادویات کے زیادہ کرتی ہیں۔ جسم پر برے اثرات نہیں کرتی رنگا کر تجربہ کریں۔ خدا شافی ہے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی بیری اکبرپور کانپور (ہومیوپیتھ)

زراعتی آلات و دیگر مشینری

آہنی رہٹ آہنی خراس ربیل چکی نیشکر کے بیلنے جات انگریزی ہل۔ چارہ کترنے (چاف کٹرز) بادام سے روغن نکالنے۔ قیمہ بنانے۔ چونہ پیسنے۔ چاولوں اور سیویاں کی مشینیں۔ دستی پمپ زراعتی و دیگر مشینری اعلیٰ اور بارعایت خریدنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔ اعلیٰ و عمدہ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اشتہار

مشین کی دبی ہوئی روئی کے کرایہ میں تخفیف

پبلک کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے کر ہوڑہ تک مشین کی دبی ہوئی روئی کے پارسلوں کے کرایہ میں کافی تخفیف کر دیگئی ہے۔

شرحِ تخفیف ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور یا متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے مل سکتی ہے۔

عارف والہ۔ بھلوال۔ چک جھمرہ۔ چیچہ وطنی روڈ۔ غازی گھاٹ۔ گوجرہ۔ حافظ آباد۔ جہانیاں۔ جڑانوالہ۔ جھنگ مگھیانہ۔ خانیوال۔ لائل پور۔ ملک وال۔ منڈی بہاؤالدین۔ منڈی بورے والا مڑھ بلوچاں۔ میاں چنوں۔ منٹگمری۔ ملتان شہر۔ مظفرگڑھ۔ ننکانہ صاحب۔ اوکاڑہ۔ پاک پٹن۔ پھلروان۔ سانگلہ ہل۔ سرگودہا۔ سلانوالی۔ تاندلیانوالہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ

چیف کمرشیل مینجر ہیڈ کوارٹرس آفس لاہور ۱۵ مارچ ۱۹۳۳ء

آنکھوں

کی تمام بیماریوں خصوصًا ککروں کیلئے ہمارا

سُرمہ نورانی

تیر بہدف ثابت ہو چکا ہے سینکڑوں اسناد موجود ہیں۔ آپ بھی فائدہ حاصل کریں قیمت فی تولہ عہ

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل ان خریداران الفضل کی فہرست اسماء ہے جن کا چندہ ۱۶ مارچ سے ۱۵ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر رقوم بھجوا دیں۔ تاکہ ۵ مزید خرچ آپ کا نہ ہو۔ اگر مجلس مشاورت پر آنے والے ہوں تو بذریعہ کارڈ اطلاع فرما دیں۔ ورنہ اپریل کے پہلے ہفتے کو وی پی لینے کے لئے تیار رہیں۔ — مینیجر الفضل

نمبر خریداری	نام
۱	میاں غلام حسین صاحب
۵۷	سید صادق حسین صاحب
۲۸۶	مولوی غلام علی صاحب
۲۹۴	ای کویا کٹی
۳۶۲	بابو عبد الغفور صاحب
۳۶۵	منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷	شیخ قدرت اللہ صاحب
۴۶۴	مرزا حسین بیگ صاحب
۵۴۰	سعد اللہ خان صاحب
۵۸۱	بابو عبد الغنی صاحب
۶۴۹	مولوی محمد الدین صاحب
۶۷۸	سید غلام صفدر صاحب
۸۳۸	چوہدری محمد اللہ داد خان صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز الدین صاحب
۸۸۲	بابو ظہور الحسن صاحب
۹۷۹	میاں خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۵۳	منشی محمد نذیر صاحب
۱۲۷۸	اللہ رکھا صاحب
۱۳[illegible]	ایم نیاز محمد صاحب
۱۴۱۲	منشی طفیل محمد صاحب
۱۵۰۴	ایم احمد صاحب
۱۵۲۹	سید سردار حسین صاحب
۱۶۲۶	عطار محمد صاحب
۱۷۹۳	شیخ کریم اللہ صاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب
۱۹۱۳	بابو عبد اللہ خان صاحب
۱۹۲۱	چوہدری مصاحب علی صاحب
۲۱۷۳	کریم داد خان صاحب
۲۲۰۶	امیر حسین شاہ صاحب
۲۳۷۶	محمد عبد الرشید صاحب
۲۴۳۹	خانزادہ ممتاز علی خان صاحب
۲۴۷۹	غلام قادر خان صاحب
۲۵۳۵	حکیم ابو طاہر محمود صاحب
۲۸۵۴	قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۵۵	محمد رفیق صاحب
۳۲۶۳	منشی برکت علی صاحب
۳۵۰۹	چوہدری فضل احمد صاحب
۳۵۱۵	محمد شفیع صاحب
۳۷۰۸	ناصر الدین صاحب
۳۷۵۳	سبحان خان صاحب
۳۸۴۴	منشی الطاف حسین خان صاحب
۳۸۹۷	مستری عطاء الرحمن صاحب
۴۱۰۹	بابو فضل الہی صاحب
۴۲۸۴	منشی عطا محمد صاحب
۴۳۳۱	عزیز سو ثمیر خان صاحب
۴۳۳۴	غلام قادر صاحب
۴۴۴۴	عبد القادر صاحب
۴۴۱۶	بابو محمد حسین صاحب
۴۵۳۴	نذیر احمد صاحب
۴۵۲۲	غلام علی صاحب
۴۸۲۹	محمد حسین صاحب
۴۹۸۶	چوہدری خان محمد صاحب
۵۱۹۱	بشیر محمد صاحب
۵۲۳۲	محبوب عالم صاحب
۵۲۷۷	بابو اعجاز حسین صاحب
۵۲۲۹	سعد الدین صاحب
۵۴۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۸۹۶	سید عبد الجبار شاہ صاحب
۶۱۰۳	شیخ غلام حیدر صاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد صاحب
۶۱۶۰	بابو جلال الدین صاحب
۶۳۲۷	کریم بخش صاحب
۶۳۶۷	الٰہ الدین صاحب
۶۳۸۷	محمد اسماعیل صاحب
۶۴۳۶	بابو احمد خان صاحب
۶۵۱۲	منشی غلام محمد صاحب
۶۵۹۴	سید سردار شاہ صاحب
۶۶۷۹	چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۰۴	سید محمد اشرف صاحب
۶۷۶۷	بابو احمد اللہ خان صاحب
۶۹۰۳	مولوی عبد الحلیم صاحب
۶۹۴۰	سلطان علی صاحب
۶۹۹۸	محمد اسماعیل صاحب
۷۰۴۰	مولوی محمد سعید صاحب
۷۰۷۸	عبد السلام صاحب
۷۱۳۷	فضل بھائی کرم علی صاحب
۷۲۱۴	محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۳۳	نور احمد خان صاحب
۷۲۵۳	بابو محمد خورشید صاحب
۷۳۴۵	غلام حسین صاحب
۷۳۷۴	چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۴۷۲	اخوند غلام حسین صاحب
۷۵۲۳	عبد الرحیم صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۳	محمد حنیف صاحب
۷۵۵۵	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب
۷۵۸۸	شیخ فیض علی صاحب
۷۷۱۱	مرزا یوسف علی صاحب
۷۷۲۱	چوہدری عبد الرحیم صاحب
۷۷۲۶	بابو فیض احمد صاحب
۷۷۵۵	خواجہ عبد الغفار و عبد الغنی صاحب
۷۷۹۷	میاں محمد بخش صاحب
۷۸۲۲	محمد الدین صاحب
۷۸۳۳	برکت علی صاحب
۷۸۴۰	پیر عبد الغنی صاحب
۷۸۵۴	امیر الدین صاحب
۷۸۵۸	ملک گل محمد صاحب
۷۹۶۶	میر حمید اللہ صاحب
۷۹۷۵	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۷۹۸۰	شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۰۰	سید ارشاد علی شاہ صاحب
۸۰۸۶	ڈاکٹر ایچ اے یوسف زئی
۸۱۴۰	محمد الدین صاحب
۸۱۴۵	منیر خان صاحب
۸۲۶۲	محمد عبد الحق صاحب
۸۳۸۴	دی ہندو آئرن بمبئی
۸۴۰۹	حکیم سید محمد لیسین صاحب
۸۴۱۷	منشی غلام نبی صاحب
۸۴۲۲	شیخ منظور علی صاحب
۸۴۲۹	سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ آسنور
۸۴۹۶	رحیم اللہ صاحب
۸۵۱۵	چوہدری محمد بخش صاحب
۸۵۲۵	میاں عبد العزیز صاحب
۸۵۳۳	حکیم فضل حسین صاحب
۸۶۴۱	احمد الدین صاحب
۸۶۴۴	مولوی عبد الحی صاحب
۸۶۶۹	منشی محمد اشرف صاحب
۸۶۷۴	سید محمود شاہ صاحب
۸۶۸۱	صوبیدار شیر بہادر خان صاحب
۸۶۸۳	بشیر احمد شاہ صاحب
۸۶۹۴	دی انجمن احمدیہ شاہ مسکین
۸۷۲۱	چوہدری بیرم خان صاحب
۸۷۵۳	چوہدری احمد الدین صاحب
۸۸۷۸	محمد عمر صاحب
۸۹۲۴	محمد حسن خان صاحب
۸۹۷۸	عبد الجلیل صاحب
۸۹۷۹	فتح محمد صاحب
۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۹۰۰۰	منشی بدر الدین صاحب
۹۰۱۵	ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۹۰۵۹	میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۶۱	محمد ابراہیم صاحب
۹۱۰۴	عنایت اللہ صاحب
۹۱۲۷	محمد علی انور صاحب
۹۲۱۱	جمال الدین صاحب
۹۲۴۵	ملک فضل کریم صاحب
۹۲۴۹	مستری نور محمد صاحب
۹۲۶۴	امتہ الرحمن صاحبہ
۹۲۶۶	مہتمم صاحب لائبریری کوہاٹ
۹۲۷۴	سکرٹری دیندار انجمن
۹۲۷۶	ڈاکٹر اے ایس لطیف صاحب
۹۲۷۷	ملک اللہ رکھا صاحب
۹۲۷۸	ملک غلام رسول صاحب
۹۲۸۰	شیخ اللہ بخش صاحب
۹۲۸۲	چوہدری اللہ دتہ خان صاحب
۹۲۸۶	سید محمد حسین صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۲۸۸	سید محمد مسعود صاحب
۹۲۸۹	چوہدری عبد المجید صاحب
۹۲۹۱	بابو فضل الہی صاحب
۹۲۹۷	محبوب الرحمن صاحب
۹۳۰۰	چوہدری محمد الدین صاحب
۹۳۰۲	محمد شریف صاحب
۹۳۰۵	جمیل احمد صاحب
۹۳۱۰	شیخ احمد صاحب
۹۳۴۶	محمد عبد اللہ صاحب
۹۳۶۱	محمد عبد اللہ صاحب
۹۳۷۵	بابو عبد الحکیم صاحب
۹۳۸۱	شیخ محمد سعید صاحب
۹۳۸۴	نذیر حسین محمد شفیع صاحب
۹۳۹۱	ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۰۰	اے ایف خان صاحب
۹۴۳۲	چوہدری سکرٹری انجمن احمدیہ دگشائی
۹۴۴۶	شیخ عبد الغنی صاحب
۹۴۴۷	محکم دین صاحب
۹۴۵۶	بابو غلام محمد صاحب
۹۴۷۷	بابو مہر الٰہی صاحب
۹۴۷۸	ماسٹر سلیمان غوری
۹۴۸۰	ملک عزیز احمد صاحب
۹۴۸۷	مولوی عبد المالک صاحب
۹۴۹۳	مرزا فضل الہی صاحب
۹۴۹۶	سکرٹری صاحب
۹۴۹۷	شیخ عطاء محمد صاحب
۹۴۹۸	عمر علی خان صاحب
۹۵۰۵	شیخ محمد حسین شاہ صاحب
۹۵۰۷	سید محمود احمد شاہ صاحب
۹۵۰۸	مستری محمد حسین صاحب
۹۵۱۴	میاں حیات محمد صاحب
۹۵۳۰	غلام رسول صاحب
۹۵۶۱	قریشی محمد حنیف صاحب
۹۵۹۳	مولوی فضل محمد صاحب
۹۵۹۶	سید ولی محمد صاحب
۹۵۹۷	ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۶۰۱	شیخ اقبال الدین صاحب اقبال
۹۶۱۱	چوہدری محمد صادق صاحب
۹۶۱۲	فیروز الدین صاحب
۹۶۱۷	میاں مبارک احمد صاحب
۹۶۱۹	فہیم اللہ صاحب
۹۶۲۲	لفٹننٹ ہادی علی خان صاحب
۹۶۲۳	غلام محمد صاحب
۹۶۲۸	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۲	محمد یعقوب خان صاحب
۹۶۳۵	محمد رمضان محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۳۷	ایس ابراہیم صاحب
۹۶۴۰	سید عنایت حسین صاحب
۹۶۵۱	ماسٹر لطیف احمد صاحب
۹۶۵۴	فیروز الدین صاحب
۹۶۷۸	راجہ محمد ایوب خان صاحب
۹۶۸۷	محمد حسن صاحب
۹۶۹۲	چوہدری بہادر خان صاحب
۹۷۱۰	بابو محمد حسین صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے متعلق بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے ۲۰ مارچ کو وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ اس کمیٹی کے ہندوستانی ممبروں کو سیلیکٹ کمیٹی کے ارکان کی حیثیت سے ووٹ دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اور نہ ہی انہیں کمیٹی کی رپورٹ میں شریک کی حیثیت حاصل ہوگی۔ اس امر کا فیصلہ خود کمیٹی ہی کرے گی۔ کہ انہیں گواہان پر سوالات کا حق ہوگا یا نہیں۔ ابھی تک کسی ہندوستانی کو مدعو نہیں کیا گیا۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ یہ کمیٹی بالکل غیر جانبدار ہوگی۔ اور اس میں پارلیمنٹ کے ہر طبقہ کے ارکان شامل ہونگے۔

اسلامی حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ مولوی ضیاء الدین احمد ایم۔ اے ایل ایل بی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکھر صوبہ سندھ کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں

مسز اینی بیسنٹ ان دنوں مدراس میں بہت بیمار ہیں۔ آپ اکثر اوقات اس خیال کا اظہار کرتی ہیں۔ کہ مرنے کے بعد ہی بعد میں ہندوستان میں کسی کھشتری کے گھر جنم لونگی۔ اور ملک بھر میں اپنے شاندار کارناموں سے ہلچل پیدا کر دونگی۔

صدر کانگرس مسز ایینے نے ۱۹ مارچ کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کلکتہ میں کانگرس کا اجلاس یقینی طور پر منعقد ہوگا۔ اور انعقاد کے وقت جو صورت حالات ہوگی ساسے مدنظر رکھتے ہوئے لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔

لنڈن سے ۲۰ مارچ کی خبر ہے کہ مشہور ناولسٹ ڈرامانسٹ۔ اور آرٹسٹ مسٹر ای گیلسپی کا انتقال ہوگیا۔

ٹوکیو سے ۲۰ مارچ کی اطلاع ہے کہ جاپانی افواج کا ایک دستہ دیوار چین سے گذرتا ہوا چینی افواج پر حملہ آور ہوا اور ساہو چیاہو کے مقام پر قبضہ کر لیا۔ چینی ایک ہزار لاشیں چھوڑ کر فرار ہوگئے۔

کوئٹہ چھاؤنی میں ۲۱ مارچ کو ایک انگریز لفٹیننٹ کرنل ریٹ اور ان کی اہلیہ کو کسی نے رات کے وقت ان کی کوٹھی میں قتل کر دیا۔ وجہ قتل اور قاتل کا تا حال کوئی پتہ نہیں

مدراس کونسل میں ۲۱ مارچ کو ہاؤس کے لیڈر سر محمد عثمان نے بیان کیا۔ کہ ۶ مارچ کو جب ایک سارجنٹ پولیس اجلاس سے قبل ہاؤس کی گیلریوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ تو اسے گورنر کے بکس میں پڑا ہوا ایک ریوالور ملا۔ جس میں چھ کارتوس تھے۔ اس برآمد کے متعلق میں فی الحال کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتا۔ لیکن آئندہ صرف انہی لوگوں کو وزیٹر ٹکٹ دئے جانے چاہئیں۔ جنہیں ممبر ذاتی طور پر جانتے ہوں۔

لیبر پارٹی نے جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اسمبلی کے نائب صدر کا انتخاب ۲۱ مارچ کو ہوا۔ مسٹر عبد المتین چودھری اور مسٹر یمین خاں کے درمیان مقابلہ تھا۔ لیکن مسٹر چودھری ۵۶ کے مقابلہ میں ۶۴ آراء کی کثرت سے کامیاب ہوگئے

برلن سے ۲۰ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمن سٹیٹ کونسل نے چانسلر کو مزید اختیارات دینے کا بل پاس کر دیا ہے اس کے رو سے اسے پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر مطلق العنانہ قوانین بنانے کے اختیارات دیدئے گئے ہیں۔

جرمنی کی نازی پارٹی اپنے مخالفوں کو دبانے کے لئے پوری طرح سرگرم عمل ہے۔ جنوبی علاقہ میں ۳۳۷ اشخاص کو جن میں بعض صاحب اقتدار بھی ہیں۔ غداری کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۰ مارچ کو وزیر ہند نے اعلان کیا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ ریزرو بنک کے قیام کے متعلق گورنمنٹ ہند کے ساتھ نامہ و پیام کر رہی ہے۔

وزیر ہند نے ۲۰ مارچ کو پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ فوجی اخراجات کے ٹربیونل کی رپورٹ اگرچہ پیش ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی تک زیر غور ہے۔ اور اس لئے اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ کب تک شائع ہوگی اور گورنمنٹ کا فیصلہ اس کے متعلق کیا ہوگا

بنارس سے ۲۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ مسز ایینے صدر کانگرس نے یہاں آکر مالوی جی کو کلکتہ کانگرس کی صدارت پر آمادہ کر لیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی انکوائری کمیٹی کے متعلق دہلی سے ۱۹ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ اس نے اپنا کام ختم کر دیا ہے۔

دہلی سے ۱۹ مارچ کی اطلاع ہے کہ پولیس نے جرائم پیشہ اقوام کے تین اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کرکے کہ ان کے قبضہ سے چوری کا مال برآمد ہوا تھا عدالت میں پیش کیا اور عدالت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد جب پولیس کے تین سپاہی انہیں جیل کی طرف لے جا رہے تھے۔ تو ان کی قوم کی پچاس عورتوں نے حملہ کرکے اپنے آدمیوں کو چھڑانے کی کوشش کی۔ اور سپاہیوں کو خوب پیٹا۔ مگر اس میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

بہار و اڑیسہ میں قانون حفاظت عامہ کے نفاذ کا اعلان ۱۸ مارچ سے کر دیا گیا ہے۔ اس کے رو سے حکومت کو اختیار ہے کہ مشتبہ اشخاص کے ساتھ جو سلوک مناسب سمجھے کرے۔ یہ قانون تین سال تک نافذ رہیگا۔

صدر جمہوریہ امریکہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے مسٹر زنگارا کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۰ مارچ کو سنا دیا گیا۔ اور اسے برقی کرسی کے ذریعہ موت کی سزا دی گئی ہے۔

آل انڈیا کانگرس کی مجلس استقبالیہ کے صدر اور سکرٹری کلکتہ میں ۲۲ مارچ کی صبح اپنے اپنے مکانوں پر گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس نے ان کے گھروں کی تلاشیاں بھی لیں لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی۔ ان پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے کانگرس کے اجلاس کے سلسلہ میں پروپیگنڈا کیا۔ جو خلاف قانون ہے۔ ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا وہ اب بھی اپنے عہدوں پر قائم رہینگے۔ اور چونکہ ان کی طرف سے جواب اثبات میں دیا گیا۔ اس لئے انہیں ۳-۳ ماہ قید کی سزا دیدی گئی۔

وزیر ہند نے ۲۲ مارچ کو پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن میں ممبران اسمبلی کو تنخواہ دینے کی کوئی تجویز نہیں۔ ہاں اجلاس کے دنوں کا الاؤنس ملا کریگا۔ جیسا کہ اب ملتا ہے۔

سرحدی کونسل میں ۲۲ مارچ کو ایک ممبر نے سرحدی جرائم کے ریگولیشن کی تنسیخ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ جو کثرت آراء سے پاس ہوگیا۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۱ مارچ کو وزیر خارجہ نے بیان کیا۔ کہ چونکہ سوویٹ گورنمنٹ نے روس میں برطانی انجینیروں کو کسی سیاسی شبہ کی بناء پر گرفتار کر لیا ہے۔ اس لئے روس اور انگلستان میں تجارتی معاہدہ کے لئے جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اسے بند کر دیا گیا ہے۔

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنجاب کے نئے گورنر سر ہربرٹ ایمرسن ۱۲ اپریل کو پبلک طور پر لاہور آئیں گے اور بعد دوپہر حلف وفاداری لینگے۔ موجودہ گورنر اسی تاریخ کو بذریعہ سپیشل ٹرین لاہور سے روانہ ہو جائیں گے۔

مولوی ظفر علی وغیرہ کا مقدمہ ۲۲ مارچ کو ٹھاکر کہر سنگھ کی عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ انہوں نے انتقال مقدمہ کی درخواست دی تھی۔ اس لئے انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ مقدمہ مسٹر اے ایچ ڈوزنی کی عدالت میں منتقل کر دیا گیا ہے احمدیوں پر جو مقدمہ ہے۔ وہ بھی اسی عدالت میں منتقل کر دیا گیا ہے

مولانا اسمٰعیل غزنوی ۲۲ مارچ کو کراچی سے حج کے لئے روانہ ہونیوالے تھے۔ کہ انہیں گورنمنٹ کی طرف سے حکم

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی